

پروفیسر محمد اسلم

اورنگ زیب کی تخت نشینی میں علما و مشائخ کا کردار

شاہجہان کی جانشینی کے لیے اس کے بیٹوں میں جنگ ناگزیر تھی اس لیے وہ حصولِ تخت کے لیے امرا اور عوام کی حمایت حاصل کرنے میں کوشاں تھے۔ تخت نشینی کے لیے جنگ اورنگ زیب اور داراشکوہ کے درمیان نہ تھی بلکہ اصل معرکہ راسخ العقیدہ اور آزاد خیالی مسلمانوں، شریعت اور آزادانہ تصوف، وحدت الشہود اور وحدت الوجود، پابند شریعت نقشبندیوں اور آزاد ملک صوفیوں، تقلید سلف اور اجتہاد ذاتی، اور حضرت مجدد الف ثانیؒ اور ہر دے رام کے نظریات کے درمیان تھا۔ اگر اورنگ زیب اول الذکر گروہوں کا نمائندہ تھا تو داراشکوہ موخر الذکر گروہوں کا علمبردار تھا۔ ساموگڈھ کی جنگ حصولِ تخت کے لیے نہیں بلکہ ہندوستان کے آئندہ شاہنشاہ کی مذہبی حکمت عملی کا فیصلہ کرنے کے لیے لڑی گئی۔

اورنگ زیب کے سوانح نگار فاروقی کے خیالی میں ہندو، اکبر صلیا شخص تخت پر دیکھنا چاہتے تھے اور مسلمان اس کوشش میں تھے کہ وہ کسی نہ کسی طرح ایسے حادثہ سے دوچار ہونے سے بچ جائیں۔ اس لیے فطری طور پر ہندوؤں نے داراشکوہ کی حمایت کی اور راسخ العقیدہ مسلمانوں نے اورنگ زیب کا ساتھ دیا۔ کیونکہ ”وہ راسخ العقیدہ اور پابند شریعت مسلمان تھا۔ مشہور مستشرق لین پول رقمطراز ہیں کہ اسلام کی خدمت کے لیے اورنگ زیب بڑا متشدد اور سخت گیر نظر آتا ہے۔ اس نے بڑی سختی اور جرأت کے ساتھ اگر ایک طرف اکبر اور داراشکوہ کے وحدت الوجودی نظریات کے خلاف رد عمل شروع کیا تو دوسری طرف جہانگیر کی ”ناؤ نوش“ اور شاہجہان کی ”ہیش کوش“ پالیسی کے خلاف جنگ لڑی۔“

جب داراشکوہ کے کفر و اتحاد کی خبریں عوام کے کانوں تک پہنچیں تو قدرتی طور پر اس کا فائدہ اورنگ زیب کو پہنچا۔ شاہجہان کے وزیر اعظم نواب سعد اللہ خاں نے بھی اورنگ زیب کی حمایت پر

کمر باندھی اور معتقد دبار اس نے بھرے دربار میں اورنگ زیب کی حمایت کی اور اس وجہ سے اس نے دلالت کی ناراضگی مولیٰ۔ جب نواب سعد اللہ خاں نے اچانک وفات پائی تو بعض لوگوں نے دارا شکوہ پر زہر خورانی کا الزام بھی لگایا۔ شاہجہان کے راجح العقیدہ درباری امرا نے بھی دارا شکوہ کے مقابلہ میں اورنگ زیب کی حمایت کی۔

اورنگ زیب حضرت مجدد الف ثانیؒ کے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم سرمہ نڈی کا بڑا معتقد تھا۔ ان کے علاوہ ان کے بھائیوں اور بیٹوں کا بھی بڑا لحاظ کرتا تھا۔ اورنگ زیب کی تخت نشینی کے فوراً بعد خواجہ محمد معصوم اور ان کے مراد بزرگ حضرت محمد سعید دربار شاہی میں بلائے گئے۔ اورنگ زیب نے ان کی خدمت میں تین سو طلائی ٹھریں پیش کیں۔ اس کے بعد بھی اورنگ زیب نے معتقد موقوفوں پر خواجہ صاحب کو اپنے دربار میں بلایا اور ہر بار ان سے بڑی عقیدت کے ساتھ پیش آیا۔ ان کے صاحبزادوں کی بھی دربار شاہی میں بڑی عزت کی جاتی تھی۔ مرآت العالم کے مصنف کے بیان کے مطابق اورنگ زیب نے اپنے چوتھے سال جلوس میں حضرت محمد سعید کو دربار شاہی میں بلایا اور ان کی بڑی تعظیم کی۔ ان کی بادیاہی کے بعد ان کے صاحبزادے شیخ عبدالماجد اور شیخ محمد فرخ بھی اورنگ زیب سے ملے اور رخصت کے وقت بادشاہ نے ان کی خدمت میں بڑے قیمتی تحائف پیش کیے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے شیخ محمد یحییٰ سے بھی اورنگ زیب کی اکثر ملاقات رہتی تھی اور وہ ہمیشہ انہیں نقد اور تحائف دیا کرتا تھا۔

اورنگ زیب دہلی سے لاہور جانے اور واپس آنے وقت سرمہ نڈی میں خواجہ محمد معصوم اور خاندان مجدد کے دیگر افراد سے ملا کرتا تھا۔ عہد عالمگیری کے ایک ہندو مورخ ایشور داس نے اورنگ زیب کے اٹھارویں سال جلوس کے واقعات میں خاندان مجددیہ کے قریب نوکھا باغ میں بادشاہ کے قیام کا ذکر کیا ہے۔ اورنگ زیب نے خواجہ محمد معصوم سے معتقد بار استدعا کی کہ وہ مفروضہ میں ان کے ساتھ رہا کریں، لیکن انہوں نے اپنے والد بزرگوار کی نصیحت کے مطابق بادشاہ کے ساتھ رہنا پسند نہیں فرمایا۔ آپ نے اپنی جگہ اپنے ایک فرزند سیف الدین کو دہلی بھیج دیا جہاں وہ بغول محمد ساقی مسند خاں قلعہ کے اندر شاہی محل کے جوار میں رہنے لگے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ بادشاہ کا دربار سلطنت سے فارغ ہو کر رات گئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتا۔ مآثر عالمگیری میں ایسی ہی

ایک صحبت کی تفصیل درج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب حضرت سیف الدین سے "توجہ" لیا کرتا تھا اور ان کی نگرانی میں منازل سلوک طے کیا کرتا تھا۔ ^۱ تھوڑے ہی عرصہ میں بادشاہ نے سلوک کی کئی منازل طے کر لیں۔ سیف الدین نے اپنے والد کرم کے نام ایک خط میں بڑی مسرت کے ساتھ اس بات کا ذکر کیا ہے۔ اس کے جواب میں خواجہ صاحب نے جو کچھ اپنے فرزند دلبند کے نام تحریر فرمایا ہے وہ ان کے مکتوبات میں موجود ہے۔ ^۲ خواجہ صاحب نے اپنے مکتوب میں خدا کا شکر ادا کیا ہے جس نے بادشاہ کو روحانی مراتب عطا فرمائے ہیں۔ اس خط سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بادشاہ کو "فنا قلبی" کا مقام حاصل ہو چکا تھا۔ جو ولایت میں ایک اعلیٰ مقام سمجھا جاتا ہے۔

اورنگ زیب نے اپنے بارہویں سال جلوس میں اپنے بیٹے محمد اعظم کی شادی کی تو اس تقریب میں جو علماء اور مشائخ موجود تھے ان میں حضرت سیف الدین کا نام نامی بھی آتا ہے۔ اورنگ زیب کے دل میں سیف الدین کے برادر بزرگ اور خواجہ محمد معصوم کے جانشین، خواجہ محمد نقشبند کی بڑی عزت تھی۔ ۱۰۹۴ ہجری میں آپ بادشاہ کے ساتھ موجود تھے۔ ^۳ اس واقعہ کے دو سال بعد بادشاہ کے حکم سے خواجہ محمد نقشبند کے صاحبزادے محمد عمر کی شادی ابوالحسن تانا شاہ کی بیٹی کے ساتھ ہوئی۔ اگر روختہ القیومیہ کی روایت پر اعتماد کیا جائے تو ماننا پڑے گا کہ خواجہ محمد معصوم کے صاحبزادے محمد اشرف اور بھتیجے شیخ سعد الدین اورنگ زیب کے زمانہ شہزادگی میں اس کے ساتھ دکن میں مقیم تھے، اور جب اورنگ زیب داراشکوہ کے مقابلہ پر نکلا تو محمد اشرف اس کی فوج میں شریک تھے۔ ^۴

حضرت سیف الدین نے بادشاہ کے ساتھ رہ کر ترویجِ شریعت اور احیائے سنت کے لیے جو جدوجہد کی تھی اس بنا پر نقشبندی حلقوں میں آپ کو محی السنّت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ^۵ میری ناقص رائے میں یہ خاندان مجددی تھا جس نے اورنگ زیب کو محی الدین بنایا۔

جیسا کہ سمجھی جانتے ہیں حضرت مجدد الف ثانی کے بعد ان کے تیسرے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم ان کے جانشین ہوتے۔ آپ اپنی علمیت، تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے عوام میں بے حد مقبول تھے۔ اپنے والد کی طرح آپ بھی عمر بھر ترویجِ شریعت اور احیائے سنت کے لیے کوشاں رہے۔ آپ کی اپنے مریدوں کو ہمیشہ یہ نصیحت ہوا کرتی تھی کہ وہ حتی الوسع سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں۔ ^۶ اپنے ایک مکتوب میں آپ ایک مخلص مرید سولانا محمد صلیف کے نام تحریر فرماتے ہیں کہ ایک صوفی کے لیے

یہ ممکن نہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیے بغیر اپنے مقصود تک پہنچے۔ اسی طرح آپ اپنے ایک دوسرے مرید محمد صدیق کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مردہ سنت کو زندہ کرتا ہے اسے قیامت کے دن سو شہیدوں کے برابر ثواب دیا جائے گا۔ حضرت مجدد صاحب کی طرح خواجہ محمد معصومؒ نے بھی اپنے مکتوبات میں ترویجِ شریعت اور احیائے سنت پر بہت زور دیا ہے۔ حجب دارا شکوہ نے ہندوؤں کی مذہبی کتابوں سے اپنی دلچسپی ظاہر کی اور ان کے ترجمہ اور نشر و اشاعت میں سرگرمی دکھانے کے علاوہ ہندوؤں کے اکثر عقائد بھی اپنا لیے تو مذہبی طبقوں میں اس کے خلاف رد عمل پیدا ہوا اور وہ دارا شکوہ کے اثر و رسوخ کو ختم کرنا اپنا فرض اولیں سمجھنے لگے۔ اس موقع پر خواجہ محمد معصومؒ محسن علی کے نام ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں: ”برادر عزیز! آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ان دنوں بدعات عام ہوئی جا رہی ہیں اور سنت پس پشت ڈالی جا رہی ہے۔ اس تاریک زمانے میں فوری اور اہم ترین کام علومِ شریعت کی تحصیل اور ان کی نشر و اشاعت ہے۔ اسی طرح ترویجِ شریعت اور احیائے سنت نبویؐ بھی بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اسی لیے آپ کو چاہیے کہ آپ علومِ شریعت کی نشر و اشاعت اور احیائے سنت کے لیے بڑھ چڑھ کر کوشش کریں۔“ اسی طرح اپنے ایک مکتوب میں آپ مولانا جمال الدین کو نصیحت فرماتے ہیں کہ وہ پوری تہذیب سے ترویجِ شریعت اور احیائے سنت کے لیے کام کریں۔

ان امثال سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خواجہ صاحب ترویجِ شریعت اور احیائے سنت کے لیے کس قدر کوشاں رہتے تھے۔ مفتی غلام سرور کے قول کے مطابق آپ کے سات ہزار کے قریب خلفا اور فولاکھ کے قریب مرید مغلیہ سلطنت کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے تھے جو اپنے اپنے دائرہ اثر میں اپنے پیروں و مرشد کے مشن کی تکمیل میں دل و جان سے لگے رہتے تھے۔ محمد اعظم دیدہ مرسی کی روایت کے مطابق عالمگیری فوج میں بھی آپ کے خلفا موجود تھے۔ یہ مناقب المحضرات کی روایت کے مطابق سینکڑوں کی تعداد میں خواہن اور امر آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے جو کہ آپ سے ملنے رہتے تھے۔ علاوہ انہی علماء اور طلبا کا ایک حجم غیر ہمہ اوقات آپ کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔

معتبر روایات کے مطابق خواجہ محمد معصوم کے فولاکھ کے قریب مرید تھے جن میں سے سات ہزار کو خرقہ خلافت عطا ہوا تھا۔ شیخ محمد بقا قنطرازی کہ عہد عالمگیری میں ملک کے طول و عرض میں آپ کے

بے شمار مرید پھیلے ہوئے تھے۔ مغلیہ حکومت کے دائرہ اختیار سے باہر بھی آپ کے مریدوں کی کافی بڑی تعداد آباد تھی۔ جب آپ حج بیت اللہ کے لیے حجاز تشریف لے گئے تو وہاں بے شمار لوگوں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ علاوہ ازیں آپ نے محمد صدیق بخاری کو خرقہ خلافت دے کر حرمین شریفین میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی ترویج کے لیے بھیجا تھا۔

خواجہ محمد معصومؒ اور شیخ آدم بنوریؒ کے مریدوں کی اس قدر تعداد باعث تعجب نہیں۔ صرف اتنی سی بات ذہن میں رکھنی کافی ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات عام ہو رہی تھیں اور ان کا سلسلہ اندرون اور بیرون ملک آکا سہیل کی طرح پھیل رہا تھا۔ ان ایام میں جب ہندوستان کا شاہنشاہ اپنے دارالحکومت میں تخت طاؤس پر بیٹھ کر وسط ایشیا پر اپنا تسلط قائم رکھنے میں ناکام رہا، سرہند اور بنور کے بوریہ نشین فقیر وسط ایشیا کے دلوں پر حکومت کر رہے تھے۔ اس کا اندازہ خواجہ محمد معصومؒ اور شیخ آدم بنوریؒ کے خلفاء کی فرستیں دیکھ کر لگایا جاسکتا ہے جن میں اکثر و بیشتر نام ماوراء النہروں کے ہیں۔

اورنگ زیب اپنے غفوان شباب ہی میں حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات سے متاثر ہو چکا تھا اور اس نے ان کے جانشین خواجہ محمد معصومؒ کے ساتھ تعلقات قائم کر لیے تھے۔ زمانہ شہزادگی میں اس کی خط و کتابت اکثر خواجہ صاحب سے رہتی تھی۔ خواجہ صاحب کے مکتوبات میں ایسے مکاتیب موجود ہیں جو "شاہزادہ دین پناہ" کے نام لکھے گئے تھے۔ جب خواجہ صاحب حج بیت اللہ کے ارادہ سے سورت روانہ ہوئے تو اورنگ زیب ان دنوں دکن میں مقیم تھا۔ اس نے اس موقع پر آپ کی ملاقات کو غنیمت جانا اور زبدا عبور کر کے آپ سے ملنے آیا اور آپ کی دعائیں حاصل کیں۔ مفتی غلام سرور کی روایت کے مطابق آپ نے مدینہ منورہ میں روضہ رسولؐ پر اورنگ زیب کی کامیابی کے لیے دعا کی۔ "شاہزادہ دین پناہ" کے نام ایک مکتوب میں خواجہ صاحب اسے (حماد) شروع کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے یہ بتاتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں ایک گھڑی کا جہاد حرم مکہ میں ہجر اسود کے پاس لیلۃ القدر کے قیام سے افضل ہے۔

جب اورنگ زیب برہان پور سے فوج لے کر نکلا تو خواجہ صاحب نے اسے ایک خط ارسال کیا جس میں اسے دارالحکومت پر فوج کشی پر تحسین پیش کی۔ اسی مکتوب میں آپ اسے صفحہ اولیٰ ایک حدیث

یاد دلاتے ہیں جس میں انھوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہدوں کو اجر عظیم کی بشارت دی ہے۔ اس مکتوب سے ایک بات واضح ہو جاتی ہے کہ خواجہ محمد معصوم داراشکوہ کے خلاف اورنگ زیب کی یلغار کو محض تخت نشینی کے لیے شاہزادوں کی جنگ نہیں بلکہ جہاد سمجھتے تھے۔

سطور بالا سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ داراشکوہ کے خلاف فوج کشی میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خاندان اور ان کے عقیدت مندوں کی ہمدردیاں اورنگ زیب کے ساتھ تھیں۔ داراشکوہ کے مقابلہ پر دہسے اورنگ زیب رئیس الملاحدہ، ملحدنا مقبول اور ملحد نگوسیدہ خال کمار تھانہ، بکھنے سے پہلے اورنگ زیب نے ایک ماہ برہان پور میں فوجی تیاریوں میں بسر کیا۔ یہ شہر ان دنوں مغلیہ سلطنت کے آباد ترین شہروں میں شمار ہوتا تھا اور عوام اسے دارالسرور کہا کرتے تھے۔ یہ شہر نقشبندیوں کی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے خلیفہ اول میر محمد نغان کو نقشبندیہ سلسلہ کی ترویج کے لیے برہان پور بھیجا تھا۔ ان کے اکبر آباد منتقل ہو جانے کے بعد آپ نے خواجہ محمد مائتم کشمی کو وہاں بھیجا۔ خواجہ صاحب کے ”شاہزادائے عالی مرتبہ“ کے ساتھ بڑے خوشگوار تعلقات تھے اور ان کے رمانش پر آپ نے متعدد غزلیں کہی تھیں جو ان کے دیوان میں موجود ہیں۔ مجدد الف ثانیؒ کے بعد یہ شہر خواجہ محمد معصوم کی توجہ کا بھی مرکز رہا اور آپ نے اپنے متعدد خلفا کو عوام کی رشد و ہدایت کے لیے برہان پور روانہ فرمایا۔ ان خلفا میں سے ابوالمظفر صوفی نے بڑا نام پایا۔ سید امام الدین کے قول کے مطابق صوفی صاحب برہان پور کے عوام میں بہت مقبول ہوئے اور بے شمار لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ نقشبندیوں کے علاوہ دیگر سلاسل کے جو بزرگ برہان پور میں رمانش پذیر تھے انھوں نے بھی اورنگ زیب کی حمایت کا اعلان کیا۔ اورنگ زیب کی تعلیم و تربیت اس دور کے بڑے جید اور دیندار علما کی نگرانی میں ہوئی تھی اور وہ سب کے سب اپنے علم و تقویٰ کی بنا پر عوام میں بے حد مقبول تھے اور فطری طور پر انھوں نے دارا جیسے ملحد کے خلاف فوج کشی میں اورنگ زیب کا ساتھ دیا۔ منہاجی لکھتا ہے کہ اورنگ زیب کا ایک استاد و شیخ میرک خوانی ۱۶۵۹ء میں اجیر کے قریب داراشکوہ کے خلاف لڑتا ہوا میدان کارزار میں کام آیا۔

شیخ آدم بنوری نے اپنی وفات سے کافی عرصہ پہلے اپنے مریدوں کو اورنگ زیب کی حمایت

کرنے کی نصیحت فرمائی تھی ^{۱۵۴} شاہ نعمت اللہ ولی کے اخلاف میں سے خلیل اللہ خاں نے اپنے ساتھیوں سمیت جنگ تخت نشینی میں اورنگ زیب کی حمایت کی۔ ^{۱۵۵} قصور کے افغانوں نے شیخ آدم بنوری کے خلیفہ شیخ عبدالخالق کی خدمت میں استدعا کی کہ وہ اورنگ زیب کی کامیابی کے لیے دعا فرمائیں۔ ان امثال سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس جنگ میں نقشبندیوں کا عام رجحان اورنگ زیب کی طرف تھا۔

شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے اخلاف میں سے شیخ الاسلام خواجہ عابد جن کا شمار ماوراء النہر کے جید علما میں ہوتا تھا، اورنگ زیب کی حمایت میں داراشکوہ کے خلاف لڑے۔ دارا کی شکست کے فوراً بعد اورنگ زیب نے انھیں سہنرادی ذات اور پانصد سوار کا منصب اور "خان" کا خطاب عطا کیا۔ ^{۱۵۶} جب دوبارہ داراشکوہ اور راجہ جونت سنگھ اورنگ زیب کے مقابلہ میں نکلے تو اس جنگ میں بھی خواجہ عابد نے اپنی بھادری کے جوہر دکھائے۔ اورنگ زیب نے اس بار انھیں ترقی دے کر چار ہزاری ذات اور ہفت صد سوار کا منصب عطا کیا۔ چوتھے سال جلوس میں اورنگ زیب نے انھیں صدر کے عہدہ پر فائز کیا۔ اس کے سال بعد آپ اجیر کے گورنر بنے اور چند سال بعد آپ کا ملتان تبادلہ ہو گیا۔ ^{۱۵۷} چوبیسویں سال میں اورنگ زیب نے رهنوی خاں کی جگہ خواجہ عابد کو "صدر کل ہندوستان" بنایا۔ ^{۱۵۸}

شہرہ آفاق محدث شیخ طاہر پٹنی کے پوتے شیخ عبدالوہاب سے زمانہ شہزادگی میں اورنگ زیب کی راہ ورسم تھی۔ ^{۱۵۹} جب اورنگ زیب برہان پور سے داراشکوہ کے مقابلہ کے لیے نکلا تو شیخ عبدالوہاب نے فتویٰ جاری کیا کہ شاہجہان بیماری اور ضعف کی بنا پر کاروبار سلطنت چلانے سے معذور ہے اس لیے اورنگ زیب کی دارالحکومت پر فوج کشی شرعاً جائز ہے۔ اورنگ زیب کی ^{۱۶۰} تخت نشینی کے فوراً بعد اس صلہ میں آپ کو قاضی عسکر کے عہدہ پر فائز کیا گیا۔ ^{۱۶۱}

اس طرح برہان پور کے ملاقط مانس کے ساتھ بھی اورنگ زیب کے بڑے عہدہ مراسم تھے۔ انھوں نے بھی اس ہم میں اورنگ زیب کی دل و جان سے مدد کی جس کے صلہ میں اورنگ زیب نے تخت نشین ہوتے ہی انھیں ایک گاؤں بطور جاگیر اور چار لاکھ دام نقد عطا کیے۔ ^{۱۶۲} مسلمانوں کے دیندار اور دینی حمیت رکھنے والے طبقہ نے دل و جان کے ساتھ اس جنگ

میں اورنگ زیب کا ساتھ دیا کیونکہ وہ حصولِ تخت کے لیے ان کا نمائندہ تھا۔ مشہور ہندو مورخ ^(۱) اسے چودھری رقمطراز ہے کہ اورنگ زیب نے ”مذہبِ خطرہ میں ہے“ کا نعرہ لگایا جو بڑا سودمند ثابت ہوا اور اس طرح اس نے اپنا سیاسی مقصد حاصل کیا۔ فاروقی صاحب کے خیال میں اورنگ زیب کی تخت نشینی پر دیندار طبقوں میں بڑی حسرت کا اظہار کیا گیا اور لوگ اسے نجات دہندہ سمجھنے لگے کیونکہ انھیں یہ اندیشہ دامگیر تھا کہ دارا شکوہ کی کامیابی سے اکبر کا زمانہ واپس لوٹ آئے گا۔ ^(۲)

تخت نشینی کے بعد بھی اورنگ زیب نے خواجہ محمد معصوم کے ساتھ اپنے تعلقات قائم رکھے۔ ^(۳) اور با اوقات وہ مذہبی امور میں ان سے مشورہ لیا کرتا تھا۔ خواجہ صاحب کے بعض مکتوبات سے بھی اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ مذہبی امور میں ان کی ہدایات کا منتظر رہتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب بھی اورنگ زیب کی پالیسی سے متفق تھے اور اس کے لیے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اورنگ زیب نے اپنے دور حکومت میں اکبر اور دارا کی جاری کردہ بدعات کو ختم کرنے کی دل و جان سے کوشش کی اور اس طرح اس نے حضرت مجدد الف ثانی ^(۴) اور خواجہ محمد معصوم کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

حوالے :

۱۔ فاروقی ظہیر الدین، اورنگ زیب اینڈ ہزنڈ نامہ، مطبوعہ بمبئی ۱۹۵۵ء، ص ۲۸۔

۲۔ لین پول، اسٹانی، اسے شارٹ ہسٹری آف انڈیا ان وی ٹیڈل ایجز، مطبوعہ بمبئی ۱۹۱۷ء، ص ۱۱۱۔

۳۔ ایضاً

۴۔ یار محمد خاں، دی پولیٹیکل ریلیشنز آف دی مغلز و دی دکن شیٹس، مخطوط لندن یونیورسٹی لائبریری، ص ۲۵۱۔

۵۔ فاروقی، اورنگ زیب اینڈ ہزنڈ نامہ، ص ۶۔

۶۔ (۱) یوسف حسین، انگریز، آف دی ٹیول انڈین کچر، مطبوعہ بمبئی ۱۹۵۷ء، ص ۵۹ (۲) مفتی غلام سرور،

مغزیۃ الاصغیاء، مطبوعہ کراچی ۱۹۰۲ء، جلد اول، ص ۶۲۰۔

۷۔ (۱) ابوالفتح، آداب عالمگیری، قلمی نسخہ انڈیا آفس لائبریری لندن، ۱۳۱۷ھ، ورق ۳۱۳ ب (۲) محمد کاظم

عالمگیر نامہ، مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۸ء، ص ۲۹۳۔

۵۵ محمد بقا، مرآت العالم، مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری لندن، ایضاً ۱۲۴، ورق ۵۴۵ ب - ۵۵ ایضاً -

۵۶ ایضاً ۵۷ ایضاً ۵۸ ایضاً

۵۹ ایشر داس، فتوحات عالمگیری، مخطوطہ برٹش میوزیم لندن، نمبر ایڈیشنل ۲۳۸۸۴، ورق ۷۲ الف

۶۰ (ذ) مفتی غلام سرور، خزینۃ الاصفیاء، جلد اول، ص ۶۲۰ (ذ) محمد مراد، مناقب المحضرات، مخطوطہ

انڈیا آفس لائبریری لندن، ایضاً ۶۵۲، ورق ۱۷۸ الف -

۶۱ محمد ساقی مسعود خاں، مآثر عالمگیری، مطبوعہ کلکتہ ۱۸۷۰، ص ۸۴ ۶۲ ایضاً، ص ۸۴

۶۳ مکتوبات خواجہ محمد معصوم (اردو ترجمہ) مطبوعہ لکھنؤ ۱۹۶۰، مکتوب ۲۲۰، ص ۲۸۱-۲۸۰

۶۴ محمد ساقی، مآثر عالمگیری، ص ۷۸

۶۵ ایضاً، ص ۲۷۶ ۶۶ ایضاً، ص ۳۱۲

۶۷ کمال الدین محمد احسان، روضۃ القیومیہ، رکن دوم، مطبوعہ لاہور ۱۳۳۵ھ، ص ۷۰، ۵۲۲ ایضاً

۶۸ (ذ) وکیل احمد، ہدیہ مجدد، مطبوعہ دہلی ۱۳۰۹ھ، ص ۳۲۷ (ذ) مفتی غلام سرور، خزینۃ الاصفیاء، جلد اول

ص ۶۴۶ (ذ) سید امام الدین، برکات الاولیاء، مطبوعہ دہلی ۱۳۲۲ھ، ص ۱۲۷

۶۹ مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم (فارسی)، مطبوعہ کراچی ۱۸۸۷، مکتیب نمبر ۲۲، ۲۰، ۸۹، ۱۷۷، ۱۷۷

۷۰ ایضاً مکتوب نمبر ۲۲ ۷۱ ایضاً مکتوب نمبر ۲۲۸ ۷۲ ایضاً مکتوب نمبر ۱۷۸ ۷۳

ایضاً مکتوب نمبر ۱۷۷

۷۴ مفتی غلام سرور، خزینۃ الاصفیاء، جلد اول، ص ۶۴۰

۷۵ محمد اعظم، تاریخ کشمیر اعظمی، مطبوعہ سری نگر ۱۸۸۶، ص ۱۴۳

۷۶ محمد مراد، مناقب المحضرات، ورق ۱۷۸ الف ۷۷ ایضاً

۷۸ رحمن علی، تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ لکھنؤ ۱۸۹۴، ص ۲۱۲

۷۹ شیخ محمد بقا، مرآت العالم، ورق ۵۴۵ ب -

۸۰ مفتی غلام سرور، خزینۃ الاصفیاء، جلد اول، ص ۶۴۰

۸۱ مکتوبات خواجہ محمد معصوم (اردو) مکتوب نمبر ۶، ص ۲۲۷

۸۲ مکتوبات خواجہ محمد معصوم (فارسی) مکتوب نمبر ۶۴، ص ۱۱۳

۱۳۸۸ گمائل الدین محمد احسان، روضۃ القیومیہ، رکن دوم، ص ۴-۱

۱۳۹ خزینۃ المصنفین، جلد اول، ص ۶۲۰

۱۴۰ مکتوبات خواجہ محمد مصحوم، (فارسی)، مکتوب نمبر ۶۴، ص ۱۱۳ **۵۴** ایضاً

۱۴۲ عنایت خان، عنایت نامہ، مخطوط برٹش میوزیم لندن، اورینٹل ۱۴۱۰- ورق ۲۶ الف تا ۲۷ الف -

۱۴۳ محمد کاظم، عالمگیر نامہ، ص ۴۸

۱۴۴ بحیم حسین، نسخہ و کثافتی نسخہ برٹش میوزیم لندن، اورینٹل ۲۳، ورق ۶ الف تا ۷ ب -

۱۴۵ محمد یاشم کشمی، زبدۃ المقامات، مطبوعہ لاہور، ص ۳۱۹

۱۴۶ المعارف، بابت ماہ ممی، ملاحظہ ہوا رقم الحروف کا مضمون بعنوان خواجہ محمد یاشم کشمی -

۱۴۷ "ابن چہارغل را کہ در اول بیت ہماں حرف سخر است در ردیف شکل باشارہ شاہزادہ کے عالی مرتبہ مد ظلم

نظم نمودہ ام آد المعارف، بابت ممی ۱۸۶۸، ص ۳۵

۱۴۸ امام الدین، برکات اولی، مطبوعہ دہلی ۱۳۲۳ھ، ص ۱۳۸

۱۴۹ یوسف حسین، گلپسند، دی ڈیول انڈین کچر، ص ۶۰-۵۹

۱۵۰ منوچی، سٹوریٹو موگر، مطبوعہ لندن ۱۹۰۷، ص ۲۳۰

۱۵۱ مناقب المحضات، مرتبہ محمد مراد، ورق ۲۰۲ الف

۱۵۲ محمد شفیع، مرآت واردات، قلمی نسخہ برٹش میوزیم لندن، لائبریریل ۲۵۷۹- ورق ۸۶ ب -

۱۵۳ محمد مراد، مناقب المحضات، ورق ۷۳ الف

۱۵۴ شام نواز خاں، کاشف اللامع، مطبوعہ کلکتہ ۱۸۸۸-۹، جلد سوم، ص ۱۲۰ **۵۵** ایضاً، ص ۱۲۱

۱۵۵ ایضاً، ص ۱۲۲ **۵۵** ایضاً، جلد اول، ص ۲۳۵

۱۵۶ ڈاکٹر پی سرن، دی پراونشل گورنمنٹ آف دی مغلہ، مطبوعہ آلہ آباد ۱۹۴۱، ص ۳۲۵

۱۵۷ کاشف اللامع، جلد اول، ص ۲۳۶ **۵۶** محمد یحیٰ، مرآت جہاں ناما، مخطوط برٹش میوزیم لندن، اورینٹل ۱۹۹۸،

ورق ۲۴۴ الف **۵۷** ایم۔ ایل رائے سچم ری، دی سٹریٹ اینڈ ٹیچن ان مغل انڈیا، مطبوعہ کلکتہ ۱۹۵۱، ص ۲۱۹

۵۸ فاروقی، اورنگ زیب اینڈ ہز ٹائمز، ص ۵۶۴

۵۹ مکتوبات خواجہ محمد مصحوم (اردو)، مکتب نمبر ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰